دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطباعة و النشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق قادری، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۹

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء

شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! اللہ تعالیٰ کا کروڑہا کروڑ احسان، کہ اُس نے آسمانِ ولایت کو روشن ستاروں سے مزیّن فرماکر، ان کی کرنوں سے سارے عالم کو منوّر فرمایا، مخلوق کو اپنے قرب کی منازِل طے کرنے، اور ان اولیاء سے فیضیاب ہونے کے لیے، ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا۔ انہی درخشاں ستاروں میں سے حضرت سیّدنا احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی ایک چمکتا ستارہ ہیں۔ آئیے! حصولِ برکت کے لیے ان کے ذکرِ خیر سے اپنی عقیدتوں کو چار چاند لگاتے ہیں۔

نام ونسَب

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کا نام احمد بن علی بن رفاعہ ہے، جدِّامجد کی نسبت سے آپ رفاعی کہلاتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدُنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَولاد میں سے ہیں، آپ کی کنیت ابو العباس، اور لقب محی الدین ہے، اور فقہ میں آپ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ

کے مقلد ہیں۔ حضرت سیِّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ولادت ۱۵ رجب المرجب ۵۱۲ھ کو مقامِ حسن عراق میں ہوئی[1]۔

تعلیم و تربیت

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سات ۷ سال کی عمر تک مقام حسن میں اپنے والدین کے ساتھ قیام پذیر رہتے ہوئے، قرآن پاک حفظ کرلیا تھا، پھر والدِ گرامی کے انتقال کے بعد اپنے ماموں جان شیخ منصور بطائحی علیہ الرحمۃ کے زیرِ تربیت رہ کر، شیخ ابوالفضل واسطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بیس سال کی عمر میں تمام مروّجہ علومِ عقلیہ ونقلیہ کی تکمیل فرمائی، اور تزکیۂ نفس و باطنی علوم اپنے ماموں جان ہی سے حاصل کیے[2]۔

بارگاہِ رسالت میں آپ کا مقام

حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک خاص قرب حاصل تھا، چنانچہ آپ علیہ الرحمۃ نے حج سے فراغت کے بعد جب حضور نبیٔ پاک صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوکر یہ اَشعار پڑھے: ع

فِي حَالَةِ البُعدِ رُوحِي كُنتُ أُرسِلُهَا

تُقَبِّلُ الأَرضَ عَنِّي فَهِيَ نَائِبَتِي

"روضۂ مُطہَّرہ سے دُوری کی حالت میں، میں اپنی رُوح کو بارگاہِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم میں بھیجا کرتا، جو میری طرف سے اس ارضِ مقدّس کو چُوما کرتی تھی"

---

(۱) "سیّد الاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی" نام ونسَب، ص۹۔ "سیرت سلطان الاولیاء سیّدنا امام احمد کبیر رفاعی" باب اوّل، امام رفاعی کا تعارُف، نام ونسَب، ص۲۲، ملتقطاً۔

(۲) "سیّد الاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی" پیدائش، ص۹۔ "سیرت سلطان الاولیاء" باب اوّل، امام رفاعی کا تعارُف، امام احمد رفاعی کا حفظ قرآن... الخ، ص۴۵، ۴۶، ملتقطاً۔

وَهَذِه نَوبَةُ الأَشبَاحِ قَد ظَهَرَت
فَامدُد يَمِينَكَ كَي تَحظَى بِهَا شَفَتِي

"اب ظاہری جسم حاضر خدمتِ اقدس ہے، لہٰذا اپنا دستِ اقدس بڑھائیے؛ تاکہ میرے ہونٹ دست بوسی سے شرف یاب ہوسکیں!"

چنانچہ روضۂ انور سے دستِ اقدس ظاہر ہوا اور آپ علیہ الرحمۃ نے فرطِ عقیدت سے اسے چُوم لیا۔ اس منظر کو وہاں موجود دیگر حاضرین نے بھی دیکھا(۱)۔

شیخ احمد کبیر رفاعی کے ملفوظات شریفہ

حضرت سیّدنا امام احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمۃ اپنے مریدین، محبین اور سالکین کے ظاہر وباطن کی اصلاح کے لیے، وقتاً فوقتاً شریعت وطریقت کے بہترین رہنما اُصول بھی بیان کیا کرتے، ان میں سے چند باتیں ملاحظہ ہوں:

اللہ تعالی کے بارے میں عقیدہ: آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے کہ خبردار اللہ تعالی کے لیے فَوقیت، سفلیت اور مکان ثابت نہ کرنا! ایسے ہی ہاتھ اور آنکھ وغیرہ (انسانی اعضاء کی طرح) اور آمد ورَفت کے طریقے پر نُزول کے قائل نہ ہونا!؛ کیونکہ قرآن وسنّت میں اگر کہیں ایسے الفاظ آئے ہیں تو اسی کتاب وسنّت میں اس جیسی دوسری نُصوص بھی موجود ہیں، جو اصل مقصود کی تائید کرتی ہیں (اور اللہ تعالی کا مخلوق کی طرح نُزول، فوق ومکان، ہاتھ اور آنکھ وغیرہ سے پاک ہونا بتلاتی ہیں) لہذا اب اس کے سوا کچھ چارہ نہیں کہ سلَف صالحین کی طرح یوں کہا جائے، کہ ہم ان متشابہات کے ظاہر پر ایمان لاتے ہیں، اور ان کے مرادی معنی کو اللہ ورسول کے سپرد کرتے ہیں،

(١) "جامع كرامات الأولياء" للنبهاني، حرف الألف، أحمد بن الرفاعي، ١/ ٤٩٤.

اور اس کے ساتھ ہم اللہ تعالی کو مخلوق کے عیوب سے پاک بھی مانتے ہیں، پیشوایانِ سلَف بھی اسی راستے پر چلتے رہے[1]۔

پابندیٔ اَرکان کی تاکید: فرمایا کہ اپنے اعمال کو ان پانچ اَرکان پر پابندی کے ساتھ جمائے رکھو، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: «بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: (١) شَهَادَة أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ الله، (٢) وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، (٣) وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، (٤) وَحَجِّ الْبَيْتِ، (٥) وَصَوْمِ رَمَضَانَ»[2] "دینِ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور جناب محمد اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکات ادا کرنا، (۴) حج کرنا (۵) اور رمضان کے روزے رکھنا"۔ اللہ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ہمیں ان اَرکان پر استقامت سے عمل کی توفیق دے!۔

رتبۂ نبوّت: شیخ فرماتے ہیں کہ اے بزرگو اپنے نبی ﷺ کے مرتبہ کو بہت بڑا جان! کیونکہ آپ ﷺ خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ (وسیلہ) ہیں، آپ ہی نے خالق ومخلوق کا فرق بتایا، یقیناً آپ اللہ کے محبوب بندے اور رسول ہیں، مخلوقِ خدا میں سب سے کامل اور ارفع، پیغمبروں میں سب سے افضل واعلیٰ ہیں، اللہ تعالی کی طرف راستہ بتانے والے، اس کی طرف سب کو بلانے والے، اس کے اَحکام سنانے والے، اور اس کی باتیں جاننے والے ہیں۔ آپ ہی سب کے لیے بارگاہِ الٰہی کا دروازہ، اور

---

(١) "البرهان المؤيَّد" الله تعالى لا تحده حدود، صـ١٦، ١٧.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن عمر، ر: ٦٠٢٢، ٢/ ٤٦٥. "البرهان المؤيَّد" الأركان الخمسة، صـ٢٠.

دربارِ صمدیت میں سب کا وسیلہ ہیں، جو آپ سے ملا اللہ سے مل گیا، اور جو آپ سے جدا ہوا اللہ تعالی سے جدا ہوا! آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبعاً لِمَا جِئْتُ بِهِ»(۱) "کوئی شخص اس وقت تک مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتا، جب تک اس کی خواہش میری بیان کردہ شریعت کے تابع نہ ہوجائے"!۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے بحالتِ ایمان مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی زیارت کا شرف پایا، اور اسی حال میں دارِ فانی سے رخصت ہوا، یاد رہے کہ درجۂ ولایت میں صحابی کا مقام سب سے بلند ہے۔

شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں سب سے افضل سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، پھر سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ، پھر سیّدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ، پھر سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ۔ لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے مَحاسن، کمالات اور تعریف بیان کریں، نیز ان سے محبت کریں۔

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اے لوگو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت رکھو! ان کے ذکر وتذکرہ سے برکت حاصل کیا کرو! اور ان جیسے اَخلاق اپنانے کی کوشش کرو!(۲)۔

محبتِ اہلِ بیت اور صحبتِ اولیاء قدس اسرارہم کی تاکید: فرماتے ہیں کہ دوستو اپنے دلوں کو حضورِ اکرم ﷺ کے اہلِ بیت کی محبت سے روشن کرو! کیونکہ یہ حضرات وُجود کے چمکتے ہوئے انوار، اور سعادت کے رَوشن آفتاب ہیں، رحمتِ عالمیان

---

(۱) انظر: "السُنّة" لابن أبي عاصم، باب ما يجب أن يكونَ هوى المرء تبعاً لما جاء به النبي ﷺ، ر: ١٥، ١/ ١٢. "البرهان المؤيَّد" الإيمان والهوى، صـ٢٢.

(۲) "البرهان المؤيَّد" المعجزة الخالدة، صـ٢٣، ٢٤، ملخّصاً.

ﷺ کا ارشاد ہے: «اللهَ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي!» یعنی "میرے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ سے ڈرو!" اور ان کے حقوق کا خیال رکھو!۔

اولیاء اللہ کے دامن سے چمٹ جاؤ! ﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ﴾[1] "سن لو! یقیناً اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم، وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں"[2]۔ کیونکہ یہی لوگ اللہ تک پہنچنے کا خوبصورت اور آسان راستہ ہیں، اور انہیں کی تعلیمات وصحبت کے ذریعے بندہ اپنے پروَردگار کی بارگاہ تک رَسائی حاصل کر سکتا ہے۔

دنیا سے آپ کی بے رغبتی: حضرت سیّدنا احمد کبیر رفاعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عاشق اپنے محبوب کے پاس اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک اس کے دشمن سے دُور نہ ہوجائے (تو سن لو! دنیا خدا کی دشمن ہے، اور تم اس میں پھنسے ہوئے ہو، تو خدا کے مقرب وبرگزیدہ کیسے ہوسکتے ہو؟!)۔ مزید فرمایا کہ ایک اللہ والے نے پانی بھرنے کے لیے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا، تو وہ سونے سے بھرا ہوا نکلا، اس نے اسے کنویں میں ہی اُلٹ دیا، اور اللہ تعالی سے عرض کی: اے میرے محبوب تیرے حق کی قسم! میں تیرے سوا کسی چیز کا طالب نہیں[3]۔

مفتی جلال الدین امجدی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ والے ایسے ہی ہوتے ہیں، اگر تم ایسے نہ بن سکے تو کم از کم اتنا تو ہو کہ حرام طریقے سے دنیا نہ کماؤ! مریدوں کے مال پر نظر رکھنا، اور لوگوں سے نذرانے اور ہدیے وُصول کرنے کے لیے اللہ والوں

---

(١) پ ١١، یونس: ٦١، ٦٢.

(٢) "البرهان المؤيَّد" الأنوار اللامعة، صـ٢٤، ٢٥، ملتقطاً.

(٣) المرجع نفسه، لباس التقوى، صـ٥٢.

جیسی صورت بنانا حرام ہے! جسے کامل توکُل حاصل نہ ہو اسے اپنے ہاتھوں سے مزدوری کرکے غذا حاصل کرنا چاہیے[1]۔

علماء وارثِ انبیاء ہیں: آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ عالموں کی عزت و حرمت کی تمہیں خاص طَور پر حفاظت کرنی چاہیے؛ (کہ یہ وارثِ انبیاء ہیں) سرکارِ اَبد قرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «الْعُلَمَاء وَرَثَةُ الأنْبِيَاءِ»[2] کہ "علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں" اور یہ بہت بڑی فضیلت ہے جس سے علمائے باعمل سرفراز ہیں، یہی لوگ انسانوں کے سردار، تمام مخلوق سے اشرف اور حق تعالی کا راستہ بتانے والے ہیں[3]۔

صحبتِ علماء کی تاکید: آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ علماء سے میل جول قطع نہ کرو! ان کی مجالس میں بیٹھا کرو! (ان کی باتیں سنا کرو!) ان سے علم حاصل کرو! اور یہ مت کہو کہ فُلاں عالم تو بے عمل ہے، تم اس سے علم کی باتیں لے لو، اور خود ان پر عمل کرو! اسے اور اس کے عمل کو اللہ کے حوالے کردو![4]۔ کہ بے عمل عالم بھی شمع کی مانند ہے، جو خود تو جلتا ہے مگر تمہیں روشن کرتا ہے۔

شیخ احمد کبیر رفاعی کی مزید نصیحتیں

(۱) اللہ تعالی سے وہی اُنسیت رکھ سکتا ہے جو کامل درجہ کی طہارت رکھتا ہو۔

---

(۱) "سیّد الاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی" ص۳۸،۳۷۔

(٢) انظر: "سنن أبي داود" كتاب العلم، ر: ٣٦٤١، صـ٥٢٣. و"البرهان المؤيَّد" توقير العلماء، صـ٨٣.

(۳) "سیّد الاولیاء سیّد احمد کبیر رفاعی" ص۴۲۔

(٤) "البرهان المؤيَّد" القول بوحدة الوجود ضلالة، صـ٨٨.

(۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اولیاء اللہ کے علاوہ تمام مخلوق سے بے رغبت ہو جائے؛ کیونکہ اولیاء سے محبت اللہ تعالی ہی سے محبت ہے۔

(۳) مخلوق کو اپنے ترازُو میں نہ تولو! بلکہ خود کو مؤمنین کے ترازُو میں تولو! تاکہ تم ان کی فضیلت اور اپنی محتاجی جان سکو!۔

(۴) ایسے شخص پر افسوس ہے جو دنیا ملنے پر اس میں مشغول ہو جاتا ہے، اور چھن جانے پر دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

(۵) جو شخص اپنے اوپر غیر ضروری باتوں کو لازم کرتا ہے، وہ ضروری باتوں کو بھی ضائع کر دیتا ہے۔

(٦) جو کوئی اللہ تعالی پر توکُّل کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے دل میں حکمت داخل فرماتا، اور ہر مشکل گھڑی میں اس کی کفایت کرتا ہے۔

(۷) ہمارا طریقہ تین چیزوں پر مشتمل ہے: * نہ کسی سے مانگنا * نہ کسی سائل کو منع کرنا * اور نہ کچھ جمع کرنا۔

(۸) اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فضل سے غَوث وقُطب کو غیبوں پر اطلاع دیتا ہے، پس جو بھی درخت اُگتا، اور پتّا سرسبز ہوتا ہے، تو وہ (غوث وقطب) سب جان لیتا ہے۔

(۹) کتنے ہی خوشحال ایسے ہیں کہ وہ خوشی ان کے لیے مصیبت بن جاتی ہے! اور کتنے ہی غمگین ایسے ہیں کہ ان کا غم باعثِ نَجات ہو جاتا ہے[1]۔

حضرت شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی کی زبانِ مبارک سے جاری ہونے والے یہ اقوالِ زریں، اور ان جیسی کثیر نصیحتیں آج بھی مخلوقِ خدا کی ہدایت ورَہنمائی کا

---

(۱) "طبَقات الصُوفيّة" للمُناوي، ٢/ ٢٢١-٢٢٦، ملتقطاً.

باعث ہیں، ہمیں چاہیے کہ ان حضراتِ اہل اللہ کے ایام واَعراس منانے کے ساتھ ساتھ، ان کی مبارک تعلیمات کو بصورتِ عمل بھی حرزِ جاں بنائے رکھیں۔

وصالِ شریف

تمام عمر مخلوقِ خدا کی رُشد وہدایت کا فریضہ انجام دینے کے بعد، جمعرات کے مبارک دن ۱۲ جُمادَی الاُولی ۵۷۰ھ وقتِ ظہر آپ علیہ الرحمۃ نے اس دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف کوچ کیا، آپ رحمہ اللہ تعالی کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے آخری کلمات یہ تھے: أَشهَدُ أن لَّا إلٰهَ اِلَّا الله، وَأَشهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ الله.

تجہیز وتکفین اور نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد، خانقاہِ اُمّ عبیدہ میں شیخ یحییٰ بخاری کے پہلو میں آپ کی تدفین کی گئی، آپ رحمہ اللہ تعالی کے وصال مُبارک کو صدیاں گزر گئیں، مگر آج بھی جنوبی عراق میں آپ کا مزار پُرانوار مرکزِ تجلیات اور مرجعِ خلائق ہے[1]۔

دعا

اے اللہ! ہمیں بزرگانِ دین، بالخصوص سیّدنا شیخ احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالی کے رُوحانی فیوض سے حصہ عطا فرما کر، ان کی سیرت اور تعلیمات پر عمل کی سعادت نصیب فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(١) "الطبقات الكبرى" للشّعراني، ر: ٢٦٢ - أحمد بن الحسين الرفاعي، الجزء١، صـ٢٥٧، مُلخّصاً.